سوال

(170) ''صاحب زمان'' کا مطلب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تصوف کی طرف منسوب لوگ کہتے ہیں : فلاں ''صاحب زمان'' ہے اور اہل فلاں ''اہل تعریف'' میں سے ہے، اس کا مطلب کیا ہے؟ اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ اگر کسی شخص کے متعلق (یقین کے ساتھ) معلوم ہو کہ وہ اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

''صاحب زمان'' کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایک انسان ایسا ہے جس کے ہاتھ میں مخلوقات کا تمام کام ہیں اور وہ ان کے کاموں میں تصرف کر سکتا ہے یعنی انہیں مصیبتوں سے نجات دے سکتا ہے اور مشکلات سے چھڑا سکتا ہے اور جسے چاہے جو بھلائی چاہے دے سکتا ہے۔ جو شخص اس قسم کا عقیدہ رکھے اس نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مخلوقات کے معاملات کے انتظام میں اللہ کا شریک بنا لیا۔ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا یا اسے مسلمانوں کا حاکم بنانا یا نماز میں مسلمانوں کا امام بنانا درست نہیں، کیونکہ اس نے صریح کفر اور واضح شرک کا ارتکاب کیا ہے۔ بلکہ وہ زمانہ جاہلیت کے مشرک لوگوں سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ   فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ

''کہہ دیجئے (یعنی ان سے پوچھئے) کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور بے جان سے جان دار کو اور جان دار سے بے جان کو کون نکالتا ہے؟ اور کون کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ وہ کہیں گے : اللہ (ہی یہ سب کام کرتا ہے) کہئے ''پھر کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو؟ یہ ہے اللہ 'تمہارا سچا مالک۔ تو حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا رہ جاتا ہے؟ پھر تمہیں کدھر پھیرا جا رہا ہے؟''

اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن : عبد اللہ بن قعود، عبد اللہ بن غدیان، نائب صدر : عبد الرزاق عفیفی، صدر عبد العزیز بن باز

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 175

محدث فتویٰ